کونسل جو مسلمان ممالک اور اس کی اسلامی تحریکوں کے خلاف ایکشن لیتے ہوئے لمحہ بھر کا وقت ضائع نہیں کرتے' ہمیشہ کی طرح اس بربریت پر بھی خاموش ہے۔ اقوام متحدہ اور اس کی قرار دادیں وغیرہ ایک بار پھر گنگ ہیں۔ کیا وہ وقت ابھی نہیں آیا کہ عالم اسلام اور عالم عرب خصوصاً اس دوہرے معیار اور کردار کی بناء پر احتجاجاً اس سے کنارہ کشی اختیار کرلیں؟ آخر وہ کس وقت کا انتظار کررہے ہیں؟ ایک ایک کر کے تو اکثر اسلامی ممالک آگ وخون کے سمندر میں ڈبو دیئے گئے ہیں۔ حمیت' غیرت' شجاعت' خودداری اور استغناء بھی آخر ہمارے ہی آباؤ اجداد کی میراث رہے ہیں۔ بے حسی اور بے شرمی کی بھی آخر کوئی حد ہوتی ہے۔ آخر کوئی تو اس ریزہ ریزہ بدن کی مسیحائی کیلئے ہاتھ آگے بڑھائے۔ اگر حکمرانوں کے ہاتھ شل زبانیں گنگ اور آنکھیں اندھی ہیں۔ پھر مسلمان بے حسی اور بزدلی کی ردا اوڑھے تھک بھی چکے ہیں' ان کے زخمی دلوں میں شورِ قیامت کو برداشت کرنے کے حوصلے بھی اب شکست وریخت سے دوچار ہیں۔ پھر آگے سے رحمت ونصرتِ خداوندی کا باب بھی بوجہ تقدیر یا مسلمانوں کے اعمال بد کی وجہ سے وا نہیں ہے تو پھر مایوسی کی اس زہریلی فضاء میں شاید حقیقی قیامت کی تمنا اور ظہور ہی امت ''مرحومہ'' کے غموں کا مداوا ہوسکتی ہے۔ جگر مراد آبادیؒ نے مسلمانوں کی تباہی' بزدلی' بے حمیتی اور چاروں طرف سے مایوس ہوکر ہی زمانہ حال کی کیا صحیح تصویر کھینچی ہے۔ کس طرف جاؤں؟ کدھر دیکھوں؟ کسے آواز دوں؟ اے ہجوم نامرادی جی بہت گھبرائے ہے

بھارت کا جنگی جنون کس کی ایماء پر؟

گزشتہ ماہ ممبئی میں جو خونی وارداتیں ہوئیں اور جس میں درجنوں بے گناہ افراد کو بیدردی کے ساتھ قتل کیا گیا اس وحشت ناک کارروائی کی نہ صرف پورے عالم اسلام بلکہ خصوصاً پاکستانیوں نے سب سے زیادہ بڑھ کر مذمت کی۔ کیونکہ ہر انسانی جان انتہائی قیمتی متاع ہے اور اسلام ہر انسان کی جان' مال' عزت وآبرو کی بھرپور نہ صرف توقیر کرتا ہے بلکہ اسے ہر طرح کا تحفظ اور تقدس بھی فراہم کرتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے کچھ عرصہ سے مسلمانوں اور پاکستانیوں کو جان بوجھ کے دہشت گردی کی جانب دھکیلا جارہا ہے۔ ممبئی کی واردات کے فوراً بعد ہی اس کا الزام بھی پاکستان پر تھوپ دیا گیا اور پوری دنیا میں ایک بار پھر یہ واویلا شروع کرادیا گیا کہ پاکستان کی جہادی تنظیموں نے یہ کارروائی کی ہے۔ اگرچہ آج تک کوئی بھی ٹھوس ثبوت پاکستان کو فراہم نہیں کیا گیا اور نہ ہی انٹرپول کے ادارہ کو اس کے ثبوت فراہم کئے گئے ہیں۔ لیکن امریکہ اور برطانیہ بھارت کے ساتھ مل کر پاکستان پر بھرپور دباؤ اور پریشر بڑھا رہے ہیں کہ متعدد فلاحی سماجی شخصیات اور تنظیموں کے اہم افراد کو بھارت کے حوالے کردیا جائے اور وہ بھی بغیر کسی الزام وثبوت کے۔ اگرچہ پاکستان نے شروع میں کچھ بے سوچے سمجھے اقدامات بھی کئے جس کی پاکستانیوں نے بھرپور مخالفت بھی کی لیکن بھارت کو پھر بھی یہ کارروائیاں منظور نہیں اور وہ جنگ کرانے پر تلا ہوا ہے۔ آخر وہ کس کے اشارہ پر پاکستان پر چڑھ دوڑنے کی

کوشش کر رہا ہے؟ دن رات اس کی جنگی تیاریاں اپنے عروج پر پہنچ گئی ہیں اور بھارتی میڈیا جنگ کے شعلوں کو بھڑکانے کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہے۔ ساتھ میں برطانیہ اور امریکہ کا پریس بھی آگ کا تماشہ بھڑکانے کی ہر ممکن مساعی کر رہا ہے اور ادھر بدقسمتی سے پاکستان کی نااہل اور مغربی مفادات سے چمٹی ہوئی حکمران قیادت اس بڑے بحران میں بھی کوئی سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کر رہے ہیں۔ اگر اس بار بھی ہندوستان کی دھمکیوں کو سنجیدہ نہیں لیا گیا تو خدانخواستہ حکمرانوں کی نااہلی، بے تدبیری اور بزدلی کے باعث مشرقی پاکستان سے بڑھ کر کوئی حادثہ مستقبل قریب میں رونما ہو سکتا ہے۔ اگر ہماری قیادت انڈیا کی ان گیدڑ بھبکیوں سے ۹/۱۱ کی ایک فون کال کی طرح اس بار بھی سجدہ ریز ہو گئی تو پاکستان کی بقاء کا کیا بنے گا؟ ہم جنگ نہیں چاہتے بلکہ کوئی بھی ذی شعور انسان آج کے دور میں جنگ و جدل کی ہولناکیوں اور اس کی تباہ کاریوں کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ ہمارے سامنے عراق اور افغانستان کی مثالیں موجود ہیں اور پھر امریکہ جیسی سپر پاور اور نیٹو جیسی بڑی فوجی تنظیم کی جو درگت اقتصادی اور فوجی لحاظ سے ان دو ممالک میں بنی ہے تو اس کا تصور بھی پاکستان اور ہندوستان جیسے کمزور اقتصادی ممالک نہیں کر سکتے۔ دونوں ممالک کو چاہیے کہ وہ آپس کے دیرینہ مسائل مل جل کر حل کرنے کی کوشش کریں اور کشمیر جیسے بنیادی اور چبھتے ہوئے مسئلہ کا فوری حل نکالنے کی کوشش کریں جب تک کہ یہ بنیادی مسئلہ حل نہیں ہوگا دونوں ممالک میں اس قسم کی متوقع جنگیں ہونے کے قوی امکانات موجود رہیں گے۔ بھارت کے ذہن میں برتری اور بالادستی کا جو نشہ اٹھ رہا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ بعد میں اس کا سارا وجود نشے کی کثرت کے باعث ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ پاکستان ایک بھرپور ایٹمی توانائی سے مالا مال ملک ہے۔ اور اس کے ایٹمی میزائل کی ٹیکنالوجی کی صلاحیت بھارت سے بہتر اور اچھی ہے۔ اگر خدانخواستہ کسی ایک ملک نے بھی جنگ کی معمولی سی غلطی کی تو اس کے نتیجہ میں کروڑوں افراد کی تباہی و بربادی کا منظر دیکھنے کو ملے گا۔ بھارت کو اپنی انتہاپسند قوتوں کی سازشوں پر بھی توجہ دینی چاہیے جنہوں نے ماضی قریب میں بابری مسجد کے انہدام، گجرات کے مسلمانوں کی شہادت، سمجھوتہ ایکسپریس جیسے شرمناک واقعات میں ملوث رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بھارت کو پاکستان کے داخلی مسائل میں بھی داخل اندازی نہیں کرنی چاہیے۔ بلوچستان میں علیحدگی کی تحریک کی تمام سپورٹ انڈیا کر رہا ہے اور پھر اس کے ساتھ ساتھ پاکستان میں اور خصوصاً صوبہ سرحد میں جاری لڑائی میں اس کے متعدد جاسوس آئے روز پکڑے جا رہے ہیں اور ہندوستان کی مختلف سازشیں اور اقتصادی ناکہ بندی کی سازشیں بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ ایسی پالیسیوں پر کانگریس کو نظرثانی کرنی چاہیے۔ اگر شیشوں کے گھروں میں بیٹھ کر دوسروں پر پتھر مارے جائیں گے تو خود بھی کبھی نہ کبھی زخموں کے گھاؤ سہنے پڑیں گے۔ پاکستانی قیادت اور قوم کو ہندوستانی خطرات کے سامنے اتحاد و یکجہتی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ ایمان کی قوت اور جہاد کی برکت نے یوں بھی ساری دنیا کے کفری نظاموں پر لرزہ برپا کر دیا ہے۔